نورِ ہدایت

فرمانِ باری تعالیٰ جل جلالہ

''جولوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے اُن کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور اُن کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اُس میں خوش ہیں اور جو لوگ اُن کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہوسکے۔ ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) اُن کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے۔ اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

(آل عمران:169 تا 171)

فرمانِ نبوی ﷺ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اے رسولِ خدا! یہ خدیجہ آ رہی ہیں ان کے ساتھ ایک برتن ہے اس میں سالن اور کھانا ہے، جب وہ آپ کے پاس آ جائیں تو ان کو ان کے پروردگار کی طرف سے سلام پہنچایئے اور میری طرف سے بھی، اور ان کو خوشخبری سنایئے جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک گھر کی، جس میں نہ شور وشغب ہوگا اور نہ کوئی زحمت ومشقت ہوگی۔''

(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

الآثار

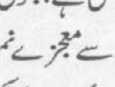

وہ جو سوہنے کی گلیوں میں ننگے پاؤں پھرتے ہیں، سوچتا ہوں کیسے مزے میں ہیں۔ بس ایک دُھن، بس اک خیال میں مگن۔ شانت اور سرشار۔ یہ ''سرشاری'' مجھے بھی چاہیے لیکن اس راہ پر چلوں تو، چلنا تو کجا جینا بھی ممکن نہ رہے۔ بس ایک خیال کی اسیری' آدمی کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہے؟ عمل راہِ دشوار۔ خیال راہِ فرار۔ اور یہ جو سوہنے کی قوم ہے نا؟ صحرا نشین، بادِیہ پیما۔ یہ بھٹک سکتی ہے بہک سکتی ہے، بھول سکتی ہے لیکن ''بھاگ'' نہیں سکتی۔ اس کا یہ کردار ہی نہیں۔ یہ بھاگنے والی ہوتی تو یہاں ذرّے ذرّے سے معجزے نمودار نہ ہوتے۔ میں ان ذرّوں کو دیکھتا ہوں، میں ان معجزوں کو سوچتا ہوں۔ آج بھی مجھے یقین ہے کہ ان بھٹکے ہوؤں کو، بہکے ہوؤں کو اور بھولے ہوؤں کو بس راستہ ملنے کی دیر ہے۔ معجزے پھر سے نمودار ہوں گے۔ راہِ دشوار کے اُس طرف۔ ''یہ بجا کہ آج اندھیر ہے...... ذرا رُت بدلنے کی دیر ہے۔'' ہاں ہاں، جب دشوار راہیں پھر سے آباد ہوں گی۔ راہیں موجود ہیں۔ وہی کی وہی۔ وہیں کی وہیں۔ ویسی کی ویسی۔ اور......

کہے دیتی ہے شوخی نقشِ پا کی
ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے

ذوالکفل بخاریؒ

(''روشنی، پھول، صبا''۔ سفرنامہ حجاز کا ایک ورق)